بسم اللہ الرحمن الرحیم
إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا
تیلیفون: ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ
الفضل
ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۷۱ / ۳۶ | اتوار ۱۳ محرم الحرام ۱۴۰۳ھ / ۳۱ اخاء ۱۳۶۱ھش / ۳۱ اکتوبر ۱۹۸۲ء | نمبر ۲۴۳

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۳۰ اخاء/اکتوبر - حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت متلی سر درد اور بواسیر کی وجہ سے ناساز ہے

احباب کرام خاص توجہ اور دلی التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی مجلسِ عرفان

نماز کے بعد کئے جانیوالے تمام مسنون اذکار یکساں آواز میں کئے جائیں

صرف لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا ذکر مستقل طور پر بلند آواز میں کرنے سے خطرناک غلط فہمی پیدا ہو سکتی ہے

بلند آواز سے ورد کی تحریک وقتی مصلحت کے رنگ میں کی گئی تھی اسے مستقل نہ سمجھا جائے

مرتبہ:- مکرم بشیر احمد اختر صاحب صیغہ زود نویسی ربوہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۲ اخاء ۱۳۶۱ھش (۲۲ اکتوبر ۱۹۸۲ء) بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں مجلسِ علم و عرفان میں مسنون اذکار کے سلسلہ میں جو ارشادات فرمائے تھے وہ ذیل میں درج ہیں۔

حضور نے فرمایا:-

نماز کے بعد مسنون ذکر

"یہ جو مسنون ذکر ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم خود بھی کیا کرتے تھے اور نصیحت بھی فرمائی، یہ جماعت میں کم ہو رہا ہے۔ اس لیے اسکی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔

میں نے دیکھا ہے حضرت مصلح موعود چونکہ سنتیں عموماً گھر میں ہی پڑھتے تھے۔ اسلیے باقی خلفاء بھی سنتیں اکثر گھر میں ہی پڑھتے ہیں سوائے اس کے کہ مسجد میں بیٹھا ہو، اس لیے آپ سنتوں کے بعد ذکر کیا کرتے تھے۔ یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ فرض کے معاً بعد ذکر کیا جائے (حضور نے مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ سے بھی دریافت کیا جنہوں نے اثبات میں جواب دیا) دونوں طرح جائز ہے۔ کیونکہ اگر یہ جائز نہ ہوتا تو ہرگز حضرت مصلح موعود اس طرح نہ کرتے۔ میں نے خاص طور پر نوٹ کیا تھا کہ حضور نماز کے بعد سنتیں چونکہ گھر میں پڑھتے تھے اور اس کے بعد بیٹھا کرتے تھے، ہمیں کھانے وغیرہ کے لیے بعض دفعہ کافی انتظار کرنا پڑتا تھا، سنتیں پڑھنے کے بعد، بعض دفعہ دو نوافل اور پھر ذکر کر کے نکلے بعد آیا کرتے تھے۔

بہر حال وہ تو ایک خاص ذمہ داری کی وجہ سے مجبوراً کرنا پڑتا ہے۔ لیکن جو لوگ مسجد میں سنتیں پڑھتے ہیں ان کو یہیں ذکر کر کے جانا چاہیئے"۔

پھر فرمایا:-

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا ورد

"لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا جو ورد ہے یہ خاص وقتی طور پر اختیار کیا گیا ہے۔ ویسے تو اس کی ایک مستقل حیثیت ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے فرمایا:-

اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ .....

(مشکوٰۃ کتاب الدعوات باب ثواب التسبیح والتحمید والتہلیل والتکبیر۔ الجامع الصغیر)

کہ سب سے اعلیٰ ذکر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ میں ہر قسم کے گناہوں کی کاٹ موجود ہے۔ غیر اللہ کی نفی ان معنوں میں ہے کہ ہر قسم کے گناہ کی جڑ کاٹی جاتی ہے۔ اگر غور کریں تو یہ خلاصہ ہے اسلام کا۔

اس پہلو سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے ورد پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے خاص زور دیا گیا کہ اس صدی (پندرھویں صدی ہجری۔ ناقل) میں توحید کا جہاد ہو۔ توحید کے ان معنوں کا جہاد کہ زندگی کے ہر شعبے پر توحید حاوی ہو جائے۔

لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے نعوذ باللہ من ذالک کہ دوسرے ذکر چھوڑ کر یہ ذکر کیا جائے۔ ہر احمدی کے دل سے

یہ غلط فہمی دور ہونی چاہیئے

جو دوسرے ذکر ہیں، خاص طور پر وہ ذکر جس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے

جرمن اور فرنچ زبان کی کلاس

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد کی تعمیل میں کہ احمدی افراد خصوصاً طلباء کو زیادہ سے زیادہ زبانیں سیکھنی چاہئیں۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے شعبہ امورِ طلباء کے زیرِ اہتمام مورخہ یکم نومبر ۱۹۸۲ء شام ۴½ بجے دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں جرمن اور فرنچ زبان کی کلاسیں شروع کی جا رہی ہیں جرمن زبان مکرم ملک منصور احمد صاحب عمر سابق مبلغ جرمنی اور فرنچ زبان مکرم طارق احمد طارق صاحب مربی سلسلہ پڑھائیں گے۔

احباب اور خصوصاً طلباء حضور ایدہ اللہ کے ارشاد پر عمل کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہوں۔ خواہشمند احباب اپنے نام معتمد صاحب مرکزیہ کو لکھوا دیں۔ جرمن زبان کی کلاس کمیٹی روم میں اور فرنچ کی کلاس لائبریری روم۔ دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ایوان محمود میں ہوگی۔ (صدر۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

رجسٹرڈ بوایل ۵۲۵۴ - پبلشر: مسعود احمد - پرنٹر: سید عبدالحی - مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ - مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ - قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ثابت ہو کہ آپؐ نماز کے بعد فرمایا کرتے تھے اس ذکر کے اوپر بہر حال احمدی کو ہمیشہ قائم رہنا چاہیئے۔ وہ ایک مستقل نوعیت کی چیز ہے جو کسی وقتی مصلحت سے تبدیل نہیں ہو سکتی۔ اس پر اضافہ ہو سکتا ہے ان الفاظ کا جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے ہی ثابت ہوں اور خلفاء بعض مصلحتوں کے پیشِ نظر خاص دعا کے رنگ میں یا تحریک کے رنگ میں چلائیں۔ لیکن ان میں کمی کوئی نہیں ہو سکتی۔ پس ذکر تو وہی چلیں گے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے ثابت ہوں، اس لیے اس حیثیت سے اس ذکر کو سمجھنا چاہیئے۔

چونکہ اونچی آواز میں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھنے کا رواج اب جماعت میں ہو گیا ہے اس لیے مجھے خدشہ پیدا ہوا کہ کہیں بعض دوسرے سننے والے یہ اثر نہ لیں کہ ہم نعوذ باللہ من ذالک مسنون ذکر کو چھوڑ دیا ہے اور احمدی، جو نئی نسلیں ہیں ان میں یہ غلط فہمی نہ پیدا ہو جائے کہ یہی اصل ذکر ہے اور باقی ذکر بند ہیں۔ اس لیے میں یہ خوب کھول کر بیان کر رہا ہوں کہ دماغ سے یہ کیڑا نکال دیا جائے، اگر کسی دماغ میں ہے۔ اس کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس لیے میں نے اب نسبتاً ہلکی آواز کر دی ہے (لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے ورد کے وقت۔ ناقل) اور جو دوسرے اذکار ہیں ان کی آواز نسبتاً بلند کر دی ہے۔ کیونکہ میرے خیال میں غلطیاں پیدا ہونے کا خطرہ ہے اس لیے میں نے ایسا کیا ہے۔

دوسرے اذکار جو حدیثوں سے ثابت ہیں

اور جن کا ذکر مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب نے کیا ہے وہ یہ ہیں۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ۔ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ۔

(حضور نے مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب سے فرمایا کہ ان اذکار کے متعلق الفضل میں مضمون آ جائے)

پھر فرمایا:۔

"آئندہ درمیانی ہلکی آواز میں یہ ذکر ہو اور سارے ذکر برابر آواز میں ہوں۔ کیونکہ بعض دفعہ غلط فہمی پیدا ہوتی ہے جو دین کے مفاد کے لیے مضر ہے۔ کسی احمدی کے ذہن میں تو یہ وہم بھی نہیں آ سکتا نعوذ باللہ من ذالک، کہ کوئی خلیفہ ایسا ذکر جاری کر سکتا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے خلاف ہو۔ اس لیے احمدی میرے ذہن میں نہیں ہیں۔ کچھ بیمار لوگ ہوتے ہیں یعنی احمدی تو کہلاتے ہیں لیکن روحانی طور پر بیمار ہوتے ہیں، وہ غلط فہمیاں پیدا کر دیتے ہیں، منافقت پیدا کرتے ہیں اس قسم کی باتوں کی غلط تشریحات کر کے۔ ایک وہ میرے ذہن میں ہیں۔ دوسرے بعض سننے والے جو غیر آتے ہیں وہ ایک تاثر لے جاتے ہیں۔ مثلاً انگلستان میں مجھ سے ایک آدمی نے ذکر کیا کہ بعض لوگ ربوہ آئے اور انہوں نے یہ تاثر لیا کہ ہم نے واقعۃً کلمہ آدھا کر دیا ہے یعنی مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ چھوڑ کے آدھا کلمہ کر دیا ہے۔ گویا ہم نے تسلیم کر لیا کہ ہم مسلمان نہیں ہیں۔ اب یہ کتنی

خطرناک غلط فہمی

ہے میں نے ان کو بتایا کہ آپ کو یہ بات سن کر خوشی ہوگی کہ میں سفر پر چلنے سے پہلے یہ آرڈر دے کر آیا تھا کہ جہاں بھی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ بطور ذکر ہو، وہاں پوری حدیث لکھی جائے۔ رسول اللہؐ تو کلمہ آدھا نہیں نا کر سکتے۔ اس لیے آنحضورؐ کے حوالے سے بات ہو تو کسی غلط فہمی کا سوال ہی نہیں۔ پھر کوئی اعتراض کرے گا تو بڑی خطرناک گستاخی کرے گا۔ اس لیے تمام بینرز پر لکھا جائے۔

اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

اور نیچے حدیث کا حوالہ دیا جائے۔

دیکھو بطور ذکر کے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ نہیں آتا، نہ آ سکتا ہے۔ ذکر کا معنی ہی خدا کا ذکر ہے۔ جو درود ہے وہ بالکل اور فلسفہ ہے۔ لیکن ذکر الٰہی میں صرف ذکر الٰہی ہوتا ہے۔

اس لیے بینرز میں پوری حدیث آئے اور جب ذکر کیا جائے تو اس حدیث کی روشنی میں حضور اکرمؐ کے حکم کے تابع کیا جائے۔ اس لیے کہ اس صدی کا خاص طور پر توحید سے تعلق ہے۔ اس لیے یہ ذکر بہر حال جاری رہے گا، لیکن باقی اذکار کے ساتھ، اسی آواز میں تاکہ کوئی ایسا امتیاز نہ پیدا ہو جس سے کسی کو ٹھوکر لگ سکے۔ ہمیں کیا ضرورت ہے لوگوں کو ٹھوکریں لگانے کی"۔

ایک دوست نے بتایا کہ یہاں پاکستان میں بھی یہ اعتراض ہوا ہے کہ احمدیوں نے کلمہ آدھا کر دیا ہے اس پر حضور نے فرمایا:۔

"میں یہی بتا رہا ہوں کہ مجھے انگلستان میں کسی نے بتایا تو میں نے کہا کہ یہ تو میں پہلے ہی کہہ آیا ہوں، کیونکہ مجھے یہ خطرہ تھا۔ میں جب مجالسِ مذاکرہ میں جاتا تھا تو بعض جگہ ہمارے 'انصار اللہ' والے بھی صرف لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لکھ کر لگا دیتے تھے۔ میں نے ان کو ڈانٹا۔ میں نے کہا تم بڑی خطرناک بیوقوفی کرتے ہو۔ 'آ بیل مجھے مار' کا محاورہ تو عام ہے دنیا کے معاملات میں۔ دین کے معاملے میں تو

بہت زیادہ محتاط

ہونا چاہیئے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ جب خالی لکھو گے تو لازماً یہ غلط فہمی پیدا ہوگی کہ انہوں نے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا ذکر چھوڑ دیا ہے نعوذ باللہ من ذالک۔ لیکن جب پوری حدیث لکھو گے (اور پوری کونسی، صرف دو لفظ زائد کرنے ہیں اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور ساتھ حوالہ دیویں) تو کسی کی مجال نہیں ہے کہ اعتراض کر سکے۔ اس کی توجہ اس طرف منعطف ہو جائے گی کہ ان کی کیا مراد ہے۔

یہ تاکید میں نے کی تھی۔ چنانچہ کئی جگہ بورڈ اتروا کر یہ کر دیا گیا ہے۔ اب اگر کسی اجتماع میں کسی نے بورڈ لگانا ہے تو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے ساتھ حدیث کا حوالہ دے۔ ورنہ پورا کلمہ ہو۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔

سال کے آخر میں چندہ دینے والوں کیلئے خدشہ

سیدنا حضرت المصلح الموعود نور اللہ مرقدہٗ فرماتے ہیں۔

"نیکی میں جتنی جلدی کی جائے اتنا ہی ثواب زیادہ ہوتا ہے یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ سال کے آخر میں دے دیں گے بعض اوقات وہ دے ہی نہیں سکتے۔ جو لوگ آخر وقت میں نماز ادا کرنے کے عادی ہیں وہ بھول بھی جاتے ہیں۔ پہلے دینے کا ثواب زیادہ ہوتا ہے ایک دن کا ثواب بھی معمولی چیز نہیں کہ اسے چھوڑا جا سکے"۔

حضور کے مذکورہ بالا ارشاد کی روشنی میں مجاہدین تحریک جدید سے التماس ہے کہ وہ وعدوں کی رقوم جلد از جلد ادا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

انصار احباب توجہ فرمائیں

اصلاح وارشاد کے کام کی اہمیت کے پیشِ نظر یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ ۲۰ تا ۳۰ نومبر ۱۹۸۲ء تک سب مجالس انصار اللہ عشرہ اصلاح وارشاد کو پوری مستعدی سے منائیں اور سب اراکین کو ان پروگراموں میں شامل کریں مقامی مربیان کرام سے بھی رہنمائی حاصل کریں اس سلسلہ میں ضروری لٹریچر اور ہدایات کے لیے عہدیداران مجالس سالانہ اجتماع (۵-۶-۷ نومبر ۱۹۸۲ء) کے موقعہ پر دفتر قیادت اصلاح وارشاد سے رابطہ کریں۔

(قائد اصلاح وارشاد)

خالد کے خریداروں کو وی پی

ماہنامہ "خالد" ربوہ کے ایسے خریداران کی خدمت میں جن کا چندہ ختم ہو چکا ہے۔ "خالد" بذریعہ وی پی بھجوایا جا رہا ہے چونکہ ہم چندہ ختم ہونے کے باوجود بھی ایسے خریداروں کو باقاعدگی سے پرچہ بھجواتے رہے ہیں، اس لئے وی پی پیکٹ میں پرانے رسائل ہیں۔ براہِ کرم وی پی وصول فرما کر جہاں آپ چندہ خریداری کی تجدید فرمائیں وہاں خالد کے یہ پرانے پرچے اپنے دوستوں کو استفادہ کرنے کے لئے دیکھ عند اللہ ماجور ہوں۔

(منیجر ماہنامہ خالد۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی مجلسِ عرفان

جماعتِ احمدیہ خاص توجہ سے محرم کے ایام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہلِ بیت کے عشق میں ہم اہلِ تشیّع سے آگے ہیں

جو صحیح معنوں میں آلِ محمدؐ میں شامل ہیں ان میں ایسے بھی ہیں جن کا خاندانی لحاظ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی تعلق نہیں

مرتبہ :- مکرم بشیر احمد اختر صاحب ۔ صیغہ زود نویسی ۔ ربوہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ ۲۴ اخاء ۱۳۶۱ ہش (۲۴ اکتوبر ۱۹۸۲ء) کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں ایک گھنٹہ احبابِ جماعت میں تشریف فرما رہے۔ اپنی گفتگو کے دوران حضور نے احبابِ جماعت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اور آپ کے اہلِ بیت پر بکثرت درود بھیجنے کی تحریک فرمائی۔

حضور نے فرمایا :-

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بکثرت درود بھیجنے کی تلقین

"آج کل محرم کے دن ہیں۔ اس سلسلے میں ایک بڑی ضروری بات میں جماعت کو یاد کرانا چاہتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے اہلِ بیت کے ساتھ ہر عاشق کو ایک روحانی تعلق ہونا چاہیئے۔ یہ جو اختلافی مسائل ہیں یہ بالکل اور بات ہے۔ لیکن حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اور آپ کے اہلِ بیت سے عشق، یہ بالکل اور معاملہ ہے۔ یہ ایک لافانی مسئلہ ہے جس میں کبھی کوئی تبدیلی پیدا نہیں ہو سکتی۔ اس لیے جماعت احمدیہ اس طرف خاص توجہ کرے اور ان ایام میں خصوصیت کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اور آپ کے اہلِ بیت پر بکثرت درود بھیجے۔ کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی یہ جسمانی اولاد آپ کی روحانی اولاد بھی تھی، صرف جسمانی اولاد نہیں تھی۔ اس لیے نورٌ علیٰ نورٍ کا منظر نظر آتا ہے۔ حضرت امام حسنؓ کیا، حضرت امام حسینؓ کیا اور باقی بہت سے ائمہ جو آپؐ کی نسل سے بعد میں پیدا ہوئے بہت بڑے بزرگ تھے اور عظیم الشان روحانی مصالح کو سمجھنے والے، صاحبِ کشف و الہام تھے۔ اس لیے شیعہ نہ ہونا بالکل اور بات ہے اور حقیقتِ حال کو سمجھتے ہوئے ان شیعوں سے بھی زیادہ

اہلِ بیت سے روحانی تعلق

رکھنا بالکل اور مسئلہ ہے۔ جو بگڑے ہوئے مسائل ہیں ان میں ہم ان کے ساتھ نہیں لیکن حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے عشق اور آپ کے اہلِ بیت کے عشق میں ہم ان سے آگے ہیں، پیچھے نہیں ہیں۔ یہ بات جماعت کو نہیں بھلانی چاہیئے۔ یہی بات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہر جگہ لکھی فرماتے ہیں:-

جان و دلم فدائے جمالِ محمدؐ است
خاکم نثارِ کوچۂ آلِ محمدؐ است

کتنا عظیم الشان محبت کا اظہار ہے۔

جو صحیح معنوں میں آلِ محمدؐ ہیں، ان میں اہلِ بیت بھی ہیں اور غیر اہلِ بیت بھی ہیں۔ اس بات کو بھی نہیں بھلانا چاہیئے ایسے اہلِ بیت بھی ہیں جن کا خاندانی لحاظ سے کوئی تعلق ہی نہیں تھا، کوئی رشتہ نہیں تھا، لیکن

روحانی اہلِ بیت

تھے۔ ان کو چھوڑ کر اہلِ بیت سے محبت نہیں کرنی بلکہ ان کو شامل کر کے اہلِ بیت سے محبت کرنی ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، خود حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپؐ کی صلبی اولاد میں سے تو نہیں ہیں۔ ان میں سے ایک بھی نہیں۔ لیکن روحانی طور پر اہلِ بیت ہیں اور بہت اعلیٰ مقام کے اہلِ بیت۔ اسی طرح حضرت سلمان فارسیؓ ہیں ان کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے مخاطب کر کے فرمایا۔

سَلْمَانُ مِنَّا اَهْلَ الْبَيْتِ (کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۷۶)

کہ سلمان ہمارا ہے، اہلِ بیت میں سے ہے۔ حالانکہ ان کی نسل ہی مختلف تھی۔ وہ عجمی تھے اور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم عربی تھے اور عمر کے لحاظ سے بھی غالباً وہ حضورؐ کی اولاد نہیں ہو سکتے۔ جب یہ حدیث بیان ہوئی ہے یا حضورؐ کا یہ ارشاد ہوا ہے اس وقت ان کی کافی بڑی عمر تھی۔ بہر حال ظاہری طور پر یا جسمانی طور پر یا قومی طور پر کوئی سوال نہیں ہے آپؓ کے حضورؐ کی جسمانی اولاد ہونے کا۔ لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے انہیں یہ خطاب خود عطا فرمایا ہے اور اگر آپؐ کسی کو ایک خطاب دے دیں تو دنیا میں کوئی اسے چھین ہی نہیں سکتا۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ غیر قوموں میں بھی جو مجھ سے محبت رکھیں گے، مجھ سے عشق کریں گے وہ میرے اہلِ بیت ہو جائیں گے۔ ان معنوں میں آل کا لفظ اور اہلِ بیت کا لفظ بہت وسیع ہو جاتا ہے۔

اس نسبت کو بھی ملحوظ رکھ کر کثرت سے درود پڑھنے چاہئیں اور حضرت اقدس رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے دیگر صحابہؓ کو بھی اس درود میں شامل کرنا چاہیئے بطور روحانی اہلِ بیت کے۔"

سائیکلوں پر سوار ہو کر اجتماع انصار اللہ مرکزیہ میں تشریف لانیوالے احباب متوجہ ہوں

جو انصار اس سال یہ توفیق پا رہے ہیں کہ وہ سائیکلوں پر سوار ہو کر انصار اللہ کے مرکزی اجتماع میں شمولیت فرما دیں ان کی خدمت میں بطور اطلاع عرض ہے کہ وہ ربوہ پہنچتے ہی سیدھے مہمان انصار کی قیام گاہ مہمان خانہ مستورات (لجنہ بیرکس) میں تشریف لائیں۔ ان کے استقبال اور سائیکلوں کی حفاظت کے لیے صف دوم کے نمائندے موجود ہونگے۔

(نائب صدر صف دوم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیرت الرسولؐ کا ایک ورق

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری دعائیں

نماز سے فارغ ہونے کے بعد

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد

ہمارے سید و مولیٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نبیوں کے شہنشاہ تھے اور آپؐ کے دل میں خدا کی عظمت اور ہیبت الٰہی تمام انبیاء و رسل سے بڑھ کر تھی اور حد سے زیادہ تھی۔ یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عسر و یسر، سفر و حضر، رزم و بزم اور امن اور جنگ غرضیکہ ہر حال میں اقامتِ صلوٰۃ کا ایسا خاص التزام فرماتے کہ عقلیں دنگ رہ جاتی تھیں علاوہ ازیں نمازِ باجماعت کے آسمانی نظام کی برکات کو ممتد کرنے کے لئے حضور کا عمر بھر یہ مبارک دستور رہا کہ فرض نماز یا پوری نماز کی ادائیگی کے بعد نہایت خاموشی، اطمینان، وقار اور یکسوئی اور دلسوزی سے بکثرت دعائیں کرتے احادیث نبویؐ میں آنحضورؐ کی ان پیاری دعاؤں کا جا بجا ذکر ملتا ہے۔

مجدد اسلام حضرت شمس الدین محمد بن ابوبکر ابن قیم جوزی دمشقی حنبلیؒ (ولادت ۶۹۱ھ ۔ وفات ۷۵۱ھ) نے اپنی جلیل القدر کتاب زاد المعاد کی پہلی جلد میں حضورؐ کی اُن مسنون دعاؤں کو کمال جامعیت سے جمع کر دیا ہے جو نماز سے فارغ ہونے کے بعد حضورؐ خود پڑھتے تھے یا صحابہؓ کو پڑھنے کی تلقین فرماتے تھے زاد المعاد کے اس باب میں اسوہ محمدی کا یہ پہلو خاص طور پر نوٹ کرنے کے لائق ہے کہ ان مبارک دعاؤں میں "لا الٰہ الا اللہ" کا وِرد بھی شامل ہے جو حضرت ابوہریرہ کی روایت کے مطابق آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ادائیگی نماز کے بعد گیارہ مرتبہ فرمایا کرتے تھے اسی سنتِ رسول عربیؐ کا احیاء حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے اپنے عہدِ مبارک کے آخری دور میں کیا جو حضور کا ایک عظیم کارنامہ ہے۔

حضور نے جلسہ سالانہ ۱۹۸۱ء کی ایک نجی مجلس میں جبکہ یہ راقم الحروف بھی حضور کے قدموں میں حاضر تھا اس منشأ مبارک کا اظہار فرمایا کہ اب جب کہ یہ وِرد جماعت میں رائج ہو چکا ہے اب اسے بلند آواز سے پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے الحمد للہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضور رحمہ اللہ کی خواہش کے عین مطابق ۲۲ اکتوبر ۱۹۸۲ء اخاء ۱۳۶۱ ہش کی مجلس عرفان میں یہ ہدایت جاری فرما دی ہے کہ مخلصین جماعت کو اب لا الٰہ الا اللہ کا وِرد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری مسنون دعاؤں کے ہمراہ خاموشی کے ساتھ کرنا چاہیئے۔

بہرکیف "زاد المعاد" کے متعلقہ باب کا ترجمہ ذیل میں ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے۔ ربِّ کریم ہم سب کو اسوۂ محمدی پر ہمیشہ ہی عمل پیرا ہونے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہونے کے بعد کیا کیا ذکر کرتے؟

کس طرح بیٹھتے تھے؟

کس سرعت سے جگہ چھوڑتے تھے؟

بعد از نماز امت کے لیے کون کون سے اور ادوا فکار شروع فرماتے؟

آپؐ کا عام معمول یہ تھا کہ جب سلام پھیرتے تو تین بار استغفار کرتے اور فرماتے

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ۔

یعنی "اے اللہ تو سلام ہے اور تجھ سے ہی سلامتی ہے اے بزرگی و عزت والے تو بڑا برکت والا ہے،

صرف اتنے کہنے کی حد تک قبلہ رُخ رہتے اور مقتدیوں کی طرف تیزی سے منتقل ہو جاتے اور اپنے دائیں بائیں کی جانب سے (رُخِ انور) پھیر لیتے اور ابن مسعودؓ نے بتایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کئی بار بائیں رُخ ہو جاتے دیکھا اور حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کثرت سے دائیں رُخ پر دیکھا۔

پہلی روایت صحیحین میں ہے اور دوسری روایت مسلمؒ میں ہے اور حضرت عبداللہؓ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ نماز میں دائیں بائیں سے اعراض کر لیتے پھر آپؐ اپنا چہرۂ انور مقتدیوں کی طرف پھیر لیتے اور ان کی سمت کے علاوہ کوئی دوسری سمت متعین نہ کرتے اور جب آپؐ صبح کی نماز پڑھ لیتے تو جائے نماز پر بیٹھ جاتے یہاں تک کہ سورج نکل آتا اور ہر فرض نماز کے بعد یہ الفاظ پڑھتے۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ۔

یعنی "خدائے یکتا کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی مالکیت ہے اور اسی کی حمد ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ جو تو نے عطا کیا ہے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو نے روک دیا اُسے کوئی دینے والا نہیں اور کسی عزت دار کی عزت تیرے سامنے نفع نہیں دیتی"

اور کہا کرتے۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاہُ لَہُ النِّعْمَۃُ وَلَہُ الْفَضْلُ وَلَہُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُوْنَ۔

یعنی "خدائے یکتا کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی مالکیت ہے اور اسی کی حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا نہ ڈر ہے اور نہ قوت ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور ہم اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتے۔ اسی کی نعمتیں ہیں اور اسی کا فضل ہے اور اسی کی اچھی ثناء ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور ہم اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتے خالص اسی کی اطاعت کرتے ہیں۔ اگرچہ کافر ناپسند کریں"

اور امام ابوداؤد نے علیؓ بن ابی طالب سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے سلام پھیر لیتے۔ تو یہ دعا پڑھتے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَ اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ۔

یعنی "اے اللہ مجھے بخش دے، جو گزر چکے اور بعد کے ہیں اور جو میں نے پوشیدہ کئے اور جو علانیہ کیے اور جو اسراف کیا اور تو مجھ سے بہتر جانتا ہے، تو ہی اوّل ہے تو ہی آخر ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں"

یہ حضرت علیؓ کی طویل روایت کا ایک ٹکڑا ہے جسے امام مسلمؒ نے آغازِ (نماز) میں روایت کیا ہے اور جو آپ رکوع اور سجود میں پڑھا کرتے تھے اور امام مسلمؒ کے اس میں دو الفاظ ہیں ایک تو یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو تشہد اور سلام کے درمیان پڑھا کرتے، یہ تو صائب خیال ہے دوسرے آپ سلام کے بعد پڑھا کرتے اور ہو سکتا ہے کہ آپ انہیں دو مقامات پر پڑھتے ہوں۔

امام احمدؒ نے زیدؓ بن ارقم سے نقل کیا انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد یہ پڑھا کرتے۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ وَمَلِیْکَہٗ اَنَا شَھِیْدٌ اَنَّکَ الرَّبُّ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ اَنَا شَھِیْدٌ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ اَنَا شَھِیْدٌ اَنَّ الْعِبَادَ کُلَّھُمْ اِخْوَۃٌ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ اِجْعَلْنِیْ مُخْلِصًا لَکَ وَاَھْلِیْ فِیْ کُلِّ سَاعَۃٍ مِنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اِسْمَعْ وَاسْتَجِبْ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الْوَكِيْلُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ الْاَكْبَرُ

یعنی "اے ہمارے رب اور ہر چیز کے رب اور اس کے مالک میں گواہ ہوں کہ بیشک تو ہی رب ہے، تنہا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، اے اللہ ہمارے رب اور ہر چیز کے رب میں گواہ ہوں کہ محمد تیرا بندہ اور تیرا رسول ہے اے اللہ ہمارے رب اور ہر چیز کے رب میں گواہ ہوں کہ تمام بندے بھائی بھائی ہیں اے اللہ ہمارے رب اور ہر چیز کے رب مجھے اپنا مخلص بنا لے..... اور میرے اہل کو بھی دنیا و آخرت کی ہر گھڑی میں۔ اے بزرگی اور عزت والے سن لے، قبول فرما لے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے آسمانوں اور زمین کا نور ہے اللہ سب سے بڑا ہے۔ مجھے اللہ ہی کافی ہے وہ بہتر کارساز ہے۔ اللہ سب سے بڑا سب سے بڑا ہے۔ (ابوداؤد)

افراد امت کے لئے مستحب ہے کہ ہر نماز کے بعد یہ کہا کریں۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۳۳ بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ (۳۳ بار) اور سو ان الفاظ کے ساتھ پورا کریں۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

یعنی "خدائے یکتا کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اس کی بادشاہی ہے اور اسی کی حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے"۔

دوسری روایت میں یوں ہے۔ اللہ اکبر ۳۴ بار اس طرح سو مکمل ہو جاتا ہے۔

ایک اور روایت میں تسبیح ۲۵ بار اور اتنی ہی تحمید اور اتنی ہی تکبیر اور اتنی ہی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

ایک اور طریق پر آتا ہے: تسبیح دس بار اور تحمید دس بار اور تکبیر دس بار اور طریقہ ۱۱ بار جیسے صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہؓ سے مرویات میں ہے کہ ہر نماز کے بعد ۳۳ بار یعنی گیارہ بار، گیارہ بار اور گیارہ بار تسبیح۔ تحمید اور تکبیر کہیں۔ تو یہ کل ۳۳ بار بن گئی۔ اس طریقہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بعض راویوں کے تصرف کا نتیجہ ہے۔

اس کی وضاحت اس طرح ہو سکتی ہے کہ حدیث کے الفاظ تو یوں نہیں کہ "ہر نماز کے بعد ۳۳ بار تسبیح و تحمید و تکبیر کہیں" اور اس کا مطلب یہ تھا کہ کلمات تسبیح و تحمید و تکبیر ہر ایک تینتیس تینتیس بار ہو گا یعنی تسبیح و تحمید و تکبیر ہر ایک تینتیس بار کہیں کیونکہ موسیٰ راوی حدیث نے ابو صالح سے روایت کیا ہے..... ابو صالح نے یہی تفسیر کی ہے کہا ہے کہ سبحان اللہ - الحمد للہ - اللہ اکبر کہو اس طرح کہ ان میں سے ہر ایک تینتیس بار ہو جائے۔

رہی گیارہ کی تخصیص تو اذکار کے معاملہ میں اس کی کوئی نظیر نہیں ملتی۔ بخلاف سو کے کہ اس کی کئی مثالیں مل جاتی ہیں (نیز) اس کی نظیر بھی پائی جاتی ہے جیسا کہ سنن میں حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے انہوں نے بتایا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

جس نے صبح کی نماز کے بعد اپنے دونوں پہلو پر بیٹھے بیٹھے کوئی بات کرنے سے پہلے کہا۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

یعنی "خدائے یکتا کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کی حمد ہے، وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے"۔

(یہ کلمات) دس بار کہے اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کی دس برائیاں مٹا دی جائیں گی اور اس کے دس درجے بلند کئے جائیں گے اور اس دن وہ ہر ناپسند چیز سے حفاظت میں ہو گا اور شیطان سے بچاؤ میں ہو گا اور اللہ کے ساتھ شرک کے سوا کوئی گناہ اسے پکڑ نہ سکے گا۔ ترمذیؒ نے اسے صحیح قرار دیا۔

مسند امام احمدؒ میں حضرت ام سلمہؓ سے ایک روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلمات اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہؓ کو سکھائے۔ جب وہ ایک غلام کے لیے حاضر ہوئیں تو آپؐ نے فرمایا۔

سوتے وقت تم ۳۳ بار سبحان اللہ اور ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۳ بار اللہ اکبر پڑھ لیا کرو۔ اور جب تم صبح کی نماز پڑھ لو تو کہو۔

لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيئ قدير۔ دس بار اور نماز مغرب کے بعد دس بار۔

صحیح ابن حبان میں حضرت ابو ایوب انصاریؓ سے مرفوع روایت ہے کہ جس نے صبح کے وقت یہ دعا پڑھی:۔

لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيئ قدير دس بار، تو اس کے لیے اس سے دس گنا نیکیاں لکھی جائیں گی اور دس برائیاں مٹا دی جائیں گی اور ان کلمات کے باعث دس درجے بلند کئے جائیں گے اور اسے چار غلاموں کو آزاد کرنے کا ثواب ملے گا اور یہ کلمات شیطان سے اس کا بچاؤ کریں گے اور جس نے نماز مغرب کے بعد دس بار یہ کلمات کہے تو اسے صبح تک اس قسم (کے فوائد) ملیں گے۔

شروع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول گزر چکا، اللہ اکبر دس بار۔ الحمد للہ دس بار اور سبحان اللہ دس بار اور لا الٰہ الا اللہ دس بار اور استغفر اللہ دس بار اور کہتے:۔

اللهم اغفرلي واهدني وارزقني

دس بار اور یوم قیامت کی تنگی سے دس بار پناہ مانگتے اور اذکار و دعوات میں دس کا عدد کثرت سے ملتا ہے لیکن گیارہ کا تذکرہ ابوہریرہؓ کی روایت کے سوا کہیں نہیں ملتا۔ جس کا ذکر ہو چکا ہے صحیح ابو حاتم میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز ختم کرتے وقت پڑھا کرتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيَ الَّذِيْ جَعَلْتَهٗ عِصْمَةَ اَمْرِيْ وَاَصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ الَّتِيْ جَعَلْتَ فِيْهَا مَعَاشِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سُخْطِكَ وَاَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ نَقْمَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔

یعنی "اے اللہ میرے دین کی اصلاح کر دے جس میں تو نے میری امور کی حفاظت رکھی اور میری دنیا کی اصلاح کر دے جس طرح تو نے میری معاش (زندگی) رکھ دی اے اللہ میں تیری خفگی سے تیری رضا کی پناہ چاہتا ہوں اور تیرے انتقام سے تیری معافی کی پناہ چاہتا ہوں اور میں تیری (سزا) سے تیری (رحمت) کی پناہ چاہتا ہوں اور جسے تو روک دے اسے کوئی دینے والا نہیں اور کسی عزت دار کی عزت تیرے سامنے نفع نہیں دیتی"۔

مستدرک حاکم میں حضرت ابو ایوب انصاریؓ سے روایت ہے کہ میں نے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی تو میں نے سنا کہ آپؐ نماز پڑھنے کے بعد یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ خَطَايَايَ وَذُنُوْبِيْ كُلَّهَا اَللّٰهُمَّ ابْعَثْنِيْ وَاَحْيِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَاهْدِنِيْ لِصَالِحِ الْاَعْمَالِ وَالْاَخْلَاقِ اِنَّهٗ لَا يَهْدِيْ لِصَالِحِهَا وَلَا يَصْرِفُ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ۔

یعنی "اے اللہ میرے تمام گناہ اور میری سب خطائیں بخش دے، اے اللہ مجھے اٹھا اور مجھے رزق دے اور مجھے نیک اعمال و اخلاق کی ہدایت دے کیونکہ نیک (اعمال و اخلاق) کی صرف تو ہی ہدایت دے سکتا ہے برائیوں سے صرف تو ہی ہٹا سکتا ہے۔

صحیح ابن حبان میں حضرت حارث بن مسلم تمیمی سے روایت ہے کہ انہوں نے بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: "جب تو صبح کی نماز پڑھ لے، تو بات کرنے سے پہلے یہ کلمات کہہ:۔

اللهم اجرني من النار

یعنی "اے اللہ مجھے آگ سے بچا لے"۔ (سات بار، کیونکہ تو اگر اسی دن فوت ہو گیا تو اللہ تعالیٰ آگ سے تیری نجات لکھ دے گا اور جب تو مغرب کی نماز پڑھ لے تو بات کرنے سے پہلے سات بار یہ کلمات کہہ لے۔

اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ۔

کیونکہ اگر تو اسی رات کو فوت ہو گیا تو اللہ تعالیٰ آگ سے تیری نجات لکھ دے گا

امام نسائیؒ نے کبیر میں حضرت ابو امامہؓ سے روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھی تو اسے جنت میں جانے سے موت کے سوا کوئی چیز نہ روکے گی۔

محمد بن حمیر نے اس روایت میں تفرد کیا ہے (اور) محمد بن زیاد الہانی سے اور انہوں نے ابو امامہؓ سے روایت کیا ہے۔ نسائیؒ نے حسین بن بشر اور انہوں نے محمد بن حمیر سے روایت کیا ہے۔ بعض لوگ اس حدیث کو صحیح سمجھتے ہیں اور حسین بن بشر بتاتے ہیں کہ امام نسائیؒ نے اس کے متعلق کہا کہ (الباس بہ) اس میں کوئی ہرج نہیں اور دوسرے مقام پر اسے ثقہ قرار دیا۔ البتہ امام بخاریؒ نے اپنی صحیح بخاری میں دونوں محمدوں کو قابل استدلال سمجھا ہے اور (محدثین) نے کہا ہے کہ حدیث اس کی تحریر ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ موضوع ہے اور ابو الفرج جوزی نے اپنی کتاب میں اسے موضوعات میں لکھا ہے اور محمد بن حمیر پر معلق بتایا ہے۔ ابو حاتم رازی کہتے ہیں کہ اس سے استدلال صحیح نہ ہو گا یعقوب بن سفیان کہتے ہیں کہ یہ قوی نہیں اور بعض حفاظ حدیث نے اس پر انکار کیا ہے اور محمد کو ثقہ کہا ہے اور کہا ہے کہ وہ اس بات سے بلند ہے کہ اس کی کوئی موضوع روایت ہو اور صحیح حدیث یعنی بخاری شریف میں اس قسم کی روایت کا پایا جانا زیادہ قابل استدلال بات ہے یحییٰ بن معین زیادہ شدت کے ساتھ اس کی توثیق کرتے ہیں اور معجم طبرانی میں حضرت عبد اللہؓ بن حسن بن حسن نے اپنے والد ماجد سے اور انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
کہ جس نے ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھی تو وہ دوسری نماز تک اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں (حفاظت میں) ہے۔
یہ روایت حضرت ابوامامہؓ، علیؓ بن ابی طالب، عبداللہؓ بن عمرؓ، مغیرہؓ بن شعبہؓ، جابرؓ بن عبداللہ اور انسؓ بن مالک سے مروی ہے اور ان تمام اسناد میں ضعف پایا جاتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ روایت کی اصل ضرور ہے اور موضوع نہیں ہے
اور مجھے اپنے شیخ ابوعباس بن تیمیہؒ قدس اللہ روحہٗ سے پہنچی انہوں نے فرمایا کہ میں نے اسے کبھی بھی کسی نماز کے بعد ترک نہیں کیا۔
مسند و سنن میں حضرت عقبہ بن عامر سے روایت ہے، انہوں نے بتایا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ میں ہر نماز کے بعد معوذات پڑھوں۔ ابوحاتم، صحیح ابن حبان اور مستدرک حاکم نے بتایا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ میں ہر نماز کے بعد معوذات پڑھوں۔ ابو حاتم، صحیح ابن حبان اور مستدرک حاکم نے بتایا کہ یہ مسلم کی شرط پر صحیح روایت ہے۔
ترمذیؒ میں معوذتین کا لفظ آتا ہے معجم طبرانی اور مسند ابویعلیٰ موصلی میں عمر بن جنبان سے بھی روایت ہے اور حضرت جابرؓ سے مرفوعاً روایت میں کلام کیا گیا ہے۔
"جو آدمی حالت ایمان میں ان پر عامل رہا اور جنت کے دروازوں میں جس دروازے سے چاہے اندر چلا جائے اور سحر چشم حوریں اس کی ساتھی ہوں گی۔
یہ وہ شخص ہوگا جس نے:
۱:۔ اپنے قاتل کو معاف کر دیا ہو۔
۲:۔ اور قرضہ چھپ کر کے چکا دیا ہو اور
۳:۔ ہر فرض نماز کے بعد دس بار قُلْ هُوَ اللّٰهُ پڑھتا رہا ہو۔
حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول چاہے ان میں سے ایک ہی کام کیا ہو؟
آپ نے جواب دیا ہاں! چاہے ایک ہی کیا ہو۔
(نیز) آپؐ نے حضرت معاذؓ کو وصیت فرمائی کہ ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھا کریں۔
اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِكَ وَشُکْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ۔
یعنی: "اے اللہ مجھے اپنے ذکر کی اور شکر کی اور اچھی طرح عبادت کی توفیق اور مدد فرما۔"

خدمتِ اسلام کا ایک بڑا موقعہ

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔
"سو آج بھی زمانہ ہے کہ ہمارے وہ نوجوان جن میں اس قربانی کا مادہ ہو کہ وہ اپنے گھر بار سے علیحدہ رہ سکیں۔ بے وطنی میں ایک نیا وطن بنائیں اور پھر آہستہ آہستہ اس کے ذریعہ سے تمام علاقہ میں نورِ اسلام اور نورِ ایمان پھیلائیں اپنے آپ کو اس غرض کے لیے وقف کریں میرے نزدیک یہ کام بالکل ناممکن نہیں۔ بلکہ ایک سکیم میرے ذہن میں آرہی ہے۔ اگر ایسے نوجوان تیار ہوں جو اپنی زندگیاں تحریک جدید کو نہیں بلکہ میرے سامنے وقف کریں اور میری ہدایت کے ماتحت کام کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ خدمتِ اسلام کا ایک بڑا موقع ہمارے زمانہ میں ہے۔ جیسا کہ مولوی محمد قاسم صاحب نانوتویؒ کے زمانہ میں تھا یا جیسا کہ حضرت سید احمد صاحب بریلویؒ اور دوسرے صوفیاء و اولیاء کے زمانہ میں تھا۔"
(الفضل ۹ فروری ۱۹۵۸ء) (ناظم ارشاد وقفِ جدید)

مجلس انصاراللہ ضلع گوجرانوالہ کا یک روزہ تربیتی اجتماع

۸ اکتوبر بروز جمعہ مجلس انصاراللہ ضلع کا ایک تربیتی اجتماع مسجد احمدیہ گوجرانوالہ میں منعقد ہوا پہلا اجلاس صبح ۱۰ دس بجے سے ۱۲-۴۵ تک ہوا جس میں تلاوت و نظم کے بعد عہد دہرایا گیا مولوی عنایت اللہ صاحب زاہد مربی سلسلہ مقیم گرجولا ورکاں نے درس قرآن مجید دیا جس میں "نحن انصاراللہ" کی تشریح بیان کی گئی مکرم مولوی محمد اعظم اکسیر صاحب مربی ضلع نے درس حدیث دیا۔ جس کا عنوان "نماز باجماعت" تھا۔ بابو احمد الدین صاحب نے درس ملفوظات حضرت اقدس دیا۔ جس میں آپ کی تعلیم بیان فرمودہ "کشتی نوح" پڑھ کر سنائی اور احباب کی اس تعلیم کے مطابق زندگی گزارنے کی تلقین کی۔ اس کے بعد خاکسار نے "انصاراللہ کی ذمہ داریاں" کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد تقریری مقابلہ ہوا اس کے لئے موضوع "قدرت ثانیہ کی برکات" پہلے سے مقرر کر کے مجالس کو آگاہ کر دیا گیا تھا۔ ۷ انصار نے اس مقابلہ میں حصہ لیا۔ نماز جمعہ اور کھانے سے فارغ ہونے کے بعد اجلاس دوم منعقد ہوا۔ جس میں خاکسار نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کی بیان فرمودہ بعض تحریکات پیش کیں انصار کو سالانہ اجتماع مرکزیہ میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت اختیار کرنے کی تلقین کی گئی۔ مکرم مولوی محمد اعظم صاحب اکسیر مربی ضلع نے "انفاق فی سبیل اللہ" کے موضوع پر تقریر کی جس میں زکوٰۃ کے مسئلہ کو خصوصی طور پر بیان کر کے احباب کو اس حکم پر عمل کرنے کی تلقین کی۔ آپ کی تقریر کے بعد مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف نے سیرت النبیؐ کے موضوع پر تقریر کی۔ جس کے بعد مکرم چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع گوجرانوالہ نے مسجد سپین کے افتتاح کا آنکھوں دیکھا حال بیان کیا۔ جس سے احباب بہت محظوظ ہوئے بعد ازاں انعامات تقسیم کئے گئے اور اجتماعی دعا ہوئی جس کے بعد یہ تقریب قریباً ۵ بجے اختتام کو پہنچی اللہ تعالیٰ اس کے بہترین ثمرات عطا فرمائے۔ آمین۔ (ناظم انصاراللہ ضلع گوجرانوالہ)

ضرورت ہے

نظارت ضیافت کو دو چوکیداروں، دو بیلداروں، ایک باورچی اور ایک ڈرائیور کی ضرورت ہے۔ محنت سے کام کرنے والے اور خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے درخواست دیں۔ درخواست اپنے علاقے کے صدر یا امیر صاحب کی تصدیق سے آنی چاہیئے۔ (نظارت ضیافت)

الفضل کی اشاعت میں حصہ لیں ٭ مینجر الفضل

ناظمین اضلاع انصاراللہ متوجہ ہوں

ا۔ مجلس انصاراللہ کے ناظمین ضلع کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ کوشش فرمائیں کہ ان کے ضلع سے صف دوم کے زیادہ سے زیادہ انصار سائیکلوں پر سوار ہو کر سالانہ اجتماع میں شرکت کے لئے تشریف لائیں۔ (۲) انصار سفر وفد کی شکل میں کریں اور ہر وفد کا امیر مقرر کیا جائے (۳) سائیکل سوار وفود مقام اجتماع میں آکر مقررہ منتظم کو اپنے نام ضرور لکھوائیں۔ وہیں سائیکل رکھنے کا انتظام ہو گا۔ انشاء اللہ۔
(نائب صدر۔ صف دوم انصاراللہ مرکزیہ)

زعماء انصاراللہ توجہ فرماویں

نمائندگانِ شوریٰ کا ٹکٹ اراکین کے ٹکٹ سے الگ ہے جو کہ دفتر انصاراللہ مرکزیہ سے الگ تقسیم کیا جائے گا۔ زعماء کرام اس سلسلہ میں نمائندگان کی راہنمائی فرمائیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔ (قائد عمومی مجلس انصاراللہ مرکزیہ)

لیڈی ڈاکٹرز متوجہ ہوں

جلسہ سالانہ قریب آرہا ہے اس موقع پر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے تحت ایک شعبہ طبی امداد کا ہوتا ہے۔ ہمیشہ کی طرح اس سال بھی لیڈی ڈاکٹرز اپنی خدمات پیش کریں اور عنداللہ ماجور ہوں۔
جو لیڈی ڈاکٹرز اپنی خدمات پیش کرنا چاہیں وہ اپنے نام جلد از جلد دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں بھجوائیں۔ جزاکم اللہ۔ اور یہ بھی تحریر کریں کہ ان کا قیام کہاں ہوگا۔
(جنرل سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

ضروری تصحیح

۱۷ اکتوبر کے الفضل میں نادہند لجنات میں کوٹ قیصرانی کا نام غلطی سے ضلع ڈیرہ غازی خان کی بجائے ضلع پشاور میں لکھا گیا ہے جب کہ ضلع پشاور میں ایک بھی نادہند لجنہ نہیں ہے۔
(سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

سائیکلوں پر سوار ہو کر مرکزی اجتماع میں شرکت کرنا ایک مبارک تحریک ہے۔

نائب صدر صف دوم
انصاراللہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروگرام پچیسواں سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

منعقدہ ۵-۶-۷ نبوت ۱۳۶۱ ہش مطابق ۵-۶-۷ نومبر ۱۹۸۲ء

۵ر نبوت ۱۳۶۱ ہش / نومبر ۱۹۸۲ء بروز جمعۃ المبارک

(اجلاس اوّل)

۳-۳۰ تا ۳-۴۰ شام	تلاوت قرآن کریم	مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب
۳-۴۰	دعا۔ عہد	
۳-۴۵ تا ۳-۵۵	نظم (حمد و ثنا)	مکرم مبارک احمد صاحب تالپور
۳-۵۵ تا	افتتاحی خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ سے درخواست کی جائیگی۔	
۴۵ منٹ	ورزشی و تفریحی مقابلہ جات۔ زیر انتظام قائد صحت جسمانی صاحب	
	وقفہ برائے نماز مغرب و عشاء و طعام	

(اجلاس دوم)

۷-۳۰ تا ۷-۴۰	تلاوت قرآن کریم	مکرم قاری محمد عاشق صاحب
۷-۴۰ تا ۷-۵۰	نظم	" محمد اسلم صاحب صابر
۷-۵۰ تا ۸-۰۵	درس قرآن کریم	" مرزا انس احمد صاحب
۸-۰۵ تا ۸-۲۰	درس حدیث	" مولوی محمد احمد صاحب جلیل
۸-۲۰ تا ۸-۳۰	درس ملفوظات	" چوہدری شبیر احمد صاحب
۸-۳۰ تا ۸-۴۵	سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم	" مولوی نسیم سیفی صاحب
۸-۴۵ تا ۹-۰۰	سیرت حضرت بانی سلسلہ احمدیہ	" صوفی محمد اسحٰق صاحب
۹-۰۰ تا ۱۰-۳۰	نمائش تصاویر - زیر اہتمام قیادت اصلاح وارشاد	

شب بخیر

۶ر نبوت ۱۳۶۱ ہش / نومبر ۱۹۸۲ء بروز ہفتہ

۴-۱۵ تا ۵-۰۰	نماز تہجد	مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب
۵-۰۰ تا ۵-۳۵	نماز فجر	" " " " "

(اجلاس سوم)

۵-۳۵ تا ۵-۵۰	درس قرآن مجید	" مولوی چراغ دین صاحب
۵-۵۰ تا ۶-۰۵	درس حدیث	" ملک سیف الرحمٰن صاحب
۶-۰۵ تا ۶-۲۰	درس ملفوظات	" مولوی اللہ بخش صاحب صادق
۶-۲۰ تا ۶-۲۵	وقفہ برائے اعلانات	
۶-۲۵ تا ۶-۴۰	سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم	" سید احمد علی شاہ صاحب
۶-۴۰ تا ۶-۵۵	" " " "	" مولوی محمد شفیع صاحب اشرف
۶-۵۵ تا ۷-۱۰	" " " "	" مولوی غلام باری صاحب سیف
۷-۱۰ تا ۸-۴۵	وقفہ برائے ناشتہ	

(اجلاس چہارم)

۸-۴۵ تا ۸-۵۳	تلاوت قرآن مجید	" محمد اسلم صاحب صابر
۸-۵۳ تا ۹-۰۰	نظم	" مولوی عبدالعزیز صاحب
۹-۰۰ تا ۹-۱۵	سیرت صحابہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم	" مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر
۹-۱۵ تا ۹-۲۵	خلیفہ خدا بناتا ہے	" مولانا عبدالمالک خانصاحب
۹-۲۵ تا ۹-۵۵	خلافت ثالثہ کی تحریکات	" مولوی سلطان محمود صاحب انور
۵ منٹ	وقفہ برائے اعلانات	
۱۰-۰۰ تا ۱۱-۰۰	"ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا اتار"	زیر اہتمام مکرم سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مقامی۔ چار نومبائعین الٰہی رہنمائی کی بنیاد پر قبول احمدیت کے واقعات بیان کریں گے۔
۱۱-۰۰ تا ۱۲-۵۰	مجلس شوریٰ و رپورٹیں از قائدین کرام صدر محترم	
۱۲-۵۰ تا ۳-۰۰	وقفہ برائے طعام و نماز ظہر و عصر	

(اجلاس پنجم)

۳-۰۰ تا ۳-۰۸	تلاوت قرآن مجید	مکرم قاری عاشق حسین صاحب
۳-۰۸ تا ۳-۱۵	نظم	" حکیم نذیر احمد صاحب
۳-۱۵ تا ۳-۳۰	درس قرآن کریم	" محمد اسمٰعیل صاحب منیر
۳-۳۰ تا ۳-۵۰	سیرت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ	" مولوی دوست محمد صاحب شاہد
۳-۵۰ تا ۴-۰۵	سیرت صحابہ صوبہ سرحد	" آدم خانصاحب مردان
۴-۰۵ تا ۴-۲۵	سیرت نواب عبداللہ خانصاحب	" وقیع الزمان خانصاحب
۴-۲۵ تا ۵-۰۵	(ا) اجلاس قائدین مجلس عاملہ مرکزیہ و ناظمین و زعماء اعلیٰ۔ زیر اہتمام قائد عمومی	
	(ب) تفریحی و ورزشی مقابلہ جات	زیر اہتمام قائد صحت جسمانی
	وقفہ برائے نماز مغرب و عشاء و طعام	

(اجلاس ششم)

۷-۳۰ تا ۷-۳۸ شب	تلاوت قرآن مجید	مکرم محمد اسلم صاحب صابر
۷-۳۸ تا ۷-۴۵	نظم	" مبارک احمد صاحب تالپور
۷-۴۵ تا ۸-۰۵	انصار اللہ کی عالمی ذمہ داریاں	" مسعود احمد صاحب جہلمی
۸-۰۵ تا ۸-۲۰	حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا دورۂ مغرب	" مسعود احمد خانصاحب دہلوی
۸-۲۰ تا ۱۰-۳۰	تقریری مقابلہ	زیر اہتمام قائد صاحب تعلیم

عنوانات	منصفین
۱۔ خلیفہ خدا بناتا ہے	مکرم صوفی محمد اسحاق صاحب
۲۔ اسلام کا عالمگیر غلبہ	" محمد شفیع صاحب اشرف
۳۔ نماز باجماعت	" اللہ بخش صاحب صادق
۴۔ تبلیغ ہمارا فرض ہے۔	

(شب بخیر)

۷ر نبوت / نومبر ۱۳۶۱ ہش / ۱۹۸۲ء بروز اتوار

۴-۱۵ تا ۵-۰۰	نماز تہجد	مکرم صوفی غلام محمد صاحب
	نماز فجر	" " " " "

(اجلاس ہفتم)

۵-۳۵ تا ۵-۵۰	درس قرآن مجید	مکرم مولانا عبدالمالک خانصاحب
۵-۵۰ تا ۶-۰۵	درس حدیث	" مولوی عزیز الرحمٰن صاحب
۶-۰۵ تا ۶-۲۰	درس ملفوظات	" مرزا عبدالحق صاحب
۶-۲۰ تا ۶-۳۵	چین میں اسلام کا دور اول و ثانی	" پروفیسر مسعود احمد خانصاحب دہلوی
۶-۳۵ تا ۶-۵۰	احمدیت کا مستقبل اور ہمارے فرائض	" شیخ محمد حنیف صاحب
۶-۵۰ تا ۷-۳۵	ذکر حبیبؐ	زیر اہتمام قائد صاحب تعلیم ۱۔ مکرم ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی کا مقالہ ۲۔ بعض صحابہ کا تعارف اور حضور کی باتیں ان کی زبانی
۷-۳۵ تا ۸-۴۵	وقفہ برائے ناشتہ	

(اجلاس ہشتم)

۸-۴۵ تا ۸-۵۳	تلاوت قرآن مجید	مکرم قاری محمد عاشق صاحب
۸-۵۳ تا ۹-۰۰	نظم	" رانا محمد یوسف صاحب
۹-۰۰ تا ۱۰-۰۰	مجلس سوال و جواب مجیب حضرات:-	زیر اہتمام قائد صاحب اصلاح وارشاد ۱۔ مکرم مولانا عبدالمالک خانصاحب ۲۔ " ملک سیف الرحمٰن صاحب ۳۔ " دوست محمد صاحب شاہد ۴۔ " ڈاکٹر نصیر احمد خانصاحب ۵ " مجیب الرحمٰن صاحب

(باقی صفحہ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترمہ نصرت آرا بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی کی وفات

انا للہ وانا الیہ راجعون

۱۸ اکتوبر بوقت ۶ بجے صبح محترمہ نصرت آرا بیگم صاحبہ ہارٹ اٹیک کی وجہ سے اپنے مولا حقیقی سے جاملیں۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحومہ کی عمر بوقت وفات بہتر برس تھی اور ترپن سال تک مکرم چوہدری احمد مختار صاحب کی رفیقۂ حیات کے طور پر زندگی بسر کی مرحومہ کے چار بھائی اور تین ہمشیرگان تھیں جو ان کی وفات سے قبل ہی وفات پاکر اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوگئے تھے۔ کراچی کے مشہور صنعت کار مکرم چوہدری نبی احمد صاحب مرحوم مالک ماڈرن موٹرز کراچی ان کے سگے بھائی تھے مرحومہ کے تین بیٹے اور ایک بیٹی ہے ایک بیٹا امریکہ تھا باقی وفات کے وقت موجود تھے۔

مرحومہ مغفورہ کو گردوں کی دیرینہ شکایت تھی اور طبیعت کچھ کمزور رہتی تھی مگر اپنے خاوند کی طرح حوصلہ بڑا بلند تھا تمام جماعتی اجلاسوں اور لجنات کے اجتماعات میں شرکت کرتی تھیں۔۔۔

۲۸ ستمبر عیدالاضحیٰ کے موقعہ پر اچانک ان کو دل کی تکلیف شروع ہوگئی جس کی وجہ سے ان کو ہسپتال میں داخل کرنا پڑا۔ جبکہ مکرم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت کراچی سپین کی مسجد احمدیہ بشارت کی افتتاحی تقریب میں شرکت کے لئے بیرون ملک تشریف لے گئے ہوئے تھے مرحومہ کے علاج معالجہ اور تیمارداری کے سلسلہ میں ان کے اقرباء کے علاوہ جماعت کی لجنات نے ان کی دن رات خدمت کرکے ثواب حاصل کیا۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ فی الدارین۔

مرحومہ نہایت خوش اخلاق، ملنسار، مہمان نواز پابند صوم وصلوٰۃ اور بنی نوع انسان کی ہمدردی اور خدمت کرنے والی خاتون تھیں۔ باوجود پیرانہ سالی اور بیماری کے لجنہ اماء اللہ کے اجتماعات اور چندوں اور جماعتی کاموں میں حصہ لے کر دوسروں کیلئے نمونہ اور اچھے نقوش قائم کرتی تھیں۔

۱۶ ستمبر لجنہ اماء اللہ عزیز آباد کا سالانہ اجتماع ہوا تو باقاعدگی کے ساتھ شرکت اختیار کی۔ انکو پہلے معلوم ہو چکا تھا کہ ہماری تبدیلی کراچی ہوئی ہے اور پچھلے ماہ بیوی بچے مسجد النصرت حلقہ دستگیر میں پہنچ گئے ہیں تو مرحومہ نے تلاش کرکے میری بیوی صاحبہ اور بیٹیوں کو ملاقات اور تعارف کا موقع دیا اور اپنے گھر آنے کی دعوت دی۔ چنانچہ ایک دو ہی ملاقاتوں میں ایسی بے تکلف اور ہمدرد اور پیار کرنے والی خاتون ثابت ہوئیں کہ بے اختیار ان کے لئے دل سے دعائیں نکلتی ہیں۔ میری اہلیہ صاحبہ نے بتلایا کہ جب میں ان کے گھر ملاقات کے لئے گئی تو جس طرح ماں اپنی بیٹی سے محبت و ہمدردی کرتی ہے اور مختلف گھریلو امور میں صلاح و مشورے دیتی ہے اسی طرح مجھے بھی نہایت عمدہ مشورے اور نصائح کیں اور تیسرے دن ہمارے گھر دستگیر آنے کا وعدہ کیا۔ اگلے دن ان کو دل کی زیادہ تکلیف کی وجہ سے ہسپتال داخل کرنا پڑا اور وفات سے ایک دن قبل جب میں ہسپتال ان کی بیمار پرسی کے لئے گئی تو بہت خوش ہوئیں اور اس طرح معلوم ہوتا تھا کہ ان کو تو کوئی بیماری ہی نہیں چہرہ سرخ بدن تندرست اور دل میں بشاشت تھی مرحومہ کے ذکر الٰہی کا یہ عالم تھا کہ میرے پہنچنے پر فرمایا کہ میں روزانہ دو صد مرتبہ درود شریف پڑھتی ہوں (جو نماز میں پڑھا جاتا ہے) تمہارے آنے تک ۴۰ مرتبہ پڑھ چکی ہوں۔ اور باقی میں تمہارے جانے کے بعد پورا کروں گی اور بڑی محبت و پیار اور خوشگوار ماحول میں باتیں کرتی رہیں اور کہنے لگیں اب میں ٹھیک ہوں۔ میں نے گھر چلنے کو کہا ہے تو امیر صاحب فرماتے ہیں کہ ایک دو دن مزید رہ کر علاج کرلو اور مربی صاحب کو کہنا کہ میرے لئے بہت دعا کریں۔ خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ مرحومہ کی وفات سے قبل مکرم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت کراچی بخیر و عافیت مسجد احمدیہ بشارت سپین کی افتتاحی تقریب میں شرکت اور پھر لنڈن وغیرہ سے واپس کراچی تشریف لے آئے اور اپنی رفیقۂ حیات کے علاج معالجہ اور پھر ان کی تجہیز و تکفین اپنے ہاتھوں سے کی۔

۱۷ اکتوبر کی رات کو مرحومہ کی صحت اچھی بھلی تھی صبح ۶ بجے اچانک دل پر حملہ ہوا جس سے اللہ تعالیٰ کو پیاری ہوگئیں۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

اس وقت تمام احباب جماعت کو مختلف ذرائع سے اطلاع کر دی گئی مرحومہ کی میت کو گھر لاکر غسل دیا اور کفن کا انتظام کیا اور چار بجے بعد دوپہر احمدیہ ہال میں مکرم مولانا محمد عثمان صاحب چینی مربی سلسلہ احمدیہ کراچی نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں کثرت سے احباب جماعت نے شرکت کی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے مرحومہ موصیہ تھیں مکرم چوہدری احمد مختار صاحب اپنے ایک بیٹے اور ایک جماعتی نمائندہ مکرم منظور احمد صاحب شاد کے ہمراہ میت کو بذریعہ ہوائی جہاز لاہور اور پھر ربوہ لے گئے۔ ہماری دردمندانہ دعا ہے کہ مولا کریم مرحومہ کو جنت الفردوس میں بلند مقام بخشے اور اپنی کامل رضا سے نوازے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی طاقت اور توفیق بخشے آمین۔

(طالب دعا خاکسار عبدالمنان۔ مربی سلسلہ احمدیہ کراچی)

ماہ اکتوبر ۱۹۸۲ء کا "خالد"

خدا تعالیٰ کے فضل سے ماہ اکتوبر ۱۹۸۲ء کا ماہنامہ خالد ربوہ مورخہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۸۲ء کو شائع ہوگیا تھا۔ اکثر خریدار مجلس خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے ایام میں یہ پرچہ حاصل کر چکے ہیں باقی دوستوں اور ایجنٹوں کو مورخہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۸۲ء کو "خالد" بھجوا دیا گیا ہے جن خریداروں کو اس ماہ کے آخر تک نہ ملے وہ خط لکھ کر دوبارہ منگوالیں۔ ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں کہ اس کی قیمت -/۲ روپے فی پرچہ ہے۔ (مینیجر خالد۔ ربوہ)

۱۰-۰۰ تا ۱۱-۱۵	خطاب صدر	صدر محترم
۱۱-۱۵ تا ۱۱-۲۲	تلاوت قرآن مجید	مکرم حافظ مسعود احمد صاحب
۱۱-۲۲ تا ۱۱-۳۰	نظم	" چوہدری شبیر احمد صاحب
۱۱-۳۰ تا ۱۱-۴۰	"	" ثاقب زیروی صاحب
۱۱-۴۰ تا	تقسیم انعامات و اسناد خوشنودی خطاب۔ عہد۔ دعا	سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

تمت بالخیر

قد اور وزن کی کیورز

کسی عضو کا سوکھا پن — Atropy Cure
بونا پن۔ چھوٹا قد — Dwarfishness Cure
بڑھا ہوا پیٹ — Enlarged Abdomen Cure
بدن سوکھنا۔ سوکڑے والے بچے — Marasmus Cure
موٹاپا۔ بھاری جسم۔ — Obesity Cure

ایک سے زیادہ کیورز اکٹھی بھی استعمال ہو سکتی ہیں۔ کیپسولز 15/- روپے فی کیور ڈاک سے 5/- روپے زائد۔ لٹریچر فری۔

(خاص سٹاکسٹ)

لاہور :۔ بزی بی کیمسٹ کمرشل بلڈنگ مال روڈ چوک انارکلی۔
لاہور :۔ افضل میڈیکل سٹور ملتان روڈ چوک یتیم خانہ۔
لاہور :۔ مدثر میڈیکوز چوک میو ہسپتال۔
لاہور :۔ خان برادرز میڈیکل اینڈ جنرل سٹور شالیمار لنک روڈ
فیصل آباد:۔ کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار۔
ملتان :۔ الطاف میڈیکل ہال صدر بازار۔
جھنگ :۔ خالد میڈیکل ہال کورٹ روڈ۔
کوئٹہ :۔ غفور میڈیکل سٹور سورج گنج بازار۔
کراچی :۔ خواجہ میڈیکل سٹور بالمقابل ایمپریس مارکیٹ صدر

معیار کیورٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ کا نشان

ضروری اعلان

ہم نے اعلیٰ و معیاری صحافت کے علمبردار روزنامہ "حیدر" راولپنڈی کی ایجنسی حاصل کر لی ہے۔ پرچہ گھر دفتر اور دکان پر پہنچانیکا معقول انتظام ہے۔ روزنامہ حیدر کے علاوہ ہفت روزہ "لاہور" بھی ضرور پڑھیے۔

فضل نیوز ایجنسی

گفٹ شاپنگ سنٹر۔ اقصیٰ چوک ربوہ — فون نمبر ۶۴۰

درخواست دعا

• خاکسار کے بھائی میاں عبدالماجد آف میاں بھائی منٹگمری روڈ لاہور کا دل کا آپریشن بروز ہفتہ ۳۰ اکتوبر ۱۹۸۲ء لنڈن میں ہو رہا ہے۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے درخواست ہے کہ درد دل سے میاں صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کی دعا فرمادیں۔

(میاں عبدالباسط جناح کالونی سمن آباد لاہور)

ہماری ہمشیرہ نے بی اے کا امتحان دینا ہے احباب جماعت سے اعلیٰ کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (حبیب الرحمٰن۔ ربوہ)